خطبۂ افتتاحیہ

برائے

سولھواں اجلاس آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

منعقدہ حیدرآباد (اے.پی.)

بتاریخ ۲۱۔۲۲۔۲۳ / جون ۲۰۰۲ء

محمد رابع حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ

ناشر

مرکزی دفتر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ، دہلی و پٹنہ

www.abulhasanalinadwi.org

www.abulhasanalinadwi.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین ، و الصلاۃ و السلام علی خاتم المرسلین سیدنا محمد النبي الأمین، و علی آلہ و صحبہ أجمعین، و من اهتدی بهدیہ إلی یوم الدین،

أما بعد :

حضرات ! ہندوستانی مسلمانوں کے دین وشریعت کی بقاء و حفاظت کی ذمہ داری انجام دینے والا مسلمانوں کا یہ متحدہ پلیٹ فارم "**آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ**" آج سے تقریباً ۳۰ سال قبل ایک اہم ملی ضرورت کے احساس کے نتیجہ میں وجود میں آیا تھا، یہ وہ وقت تھا جب ملک کے حصول آزادی پر ربع صدی گذری تھی جس میں ملک کی آبادی کو اپنے مذہبی اور ثقافتی اقدار و کردار کے مطابق آزادی کی زندگی گذارنے کی نہ صرف یہ کہ پوری ضمانت حاصل ہونا چاہئے تھی، بلکہ غیر ملکی سامراج سے گلوخلاصی حاصل ہوجانے کے نتیجہ میں مزید بہتری اور سہولت بھی حاصل ہونی چاہئے تھی

www.abulhasanalinadwi.org

لیکن اکثریتی فرقہ کے وہ افراد جو مذہبی احساس برتری اور قومی تعلی
میں مبتلاء تھے وہ عائلی قوانین اور ثقافتی رسوم ورواج میں اپنے فرقہ کی
بالادستی دوسرے فرقوں پر عائد کرنا چاہتے تھے، ان کی زبانوں پر اپنے
کوڈ کے تحت یکساں سول کوڈ کا نعرہ اور مطالبہ بھی آنے لگا تھا، یہ اگرچہ
اقلیتوں کو دستور ہند کی طرف سے دیئے گئے حقوق کے منافی مطالبہ تھا،
لیکن اکثریتی فرقہ کے بعض اہم افراد کی طرف سے اس کو تائید ملنے پر
اس کے خطرات مسلمانوں کو فکر مند بنانے لگے، اور اس کے لئے کچھ نہ
کچھ کرنے کی ضرورت شدت سے محسوس کی جانے لگی۔ اسی ضرورت
کے احساس کے نتیجہ میں اہل فکر علماء اسلام اور مسلمانوں کے اہل دین و
دانش بمبئی میں ۲۷ - ۲۸ / دسمبر ۱۹۷۲ء میں کل ہند پیمانہ پر جمع ہوئے،
اور حالات پر نظر رکھنے اور دین وشریعت کی حفاظت کے تقاضوں کے
مطابق عمل کرنے کے لئے ان کے اجتماع میں یہ طے کیا گیا کہ ملک
کے چوٹی کے علماء اور زعماء دین وملت کی سرکردگی میں دین وشریعت
کے دفاع وحفاظت کے لئے ایک متحدہ بورڈ کی تشکیل کی جائے،
چنانچہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے نام سے اس کی تشکیل کی گئی، اور
ملک کے جلیل القدر تعلیمی ادارہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم حکیم الاسلام
مولانا قاری محمد طیب صاحب قاسمی (رحمۃ اللہ علیہ) کو بورڈ کا صدر
منتخب کیا گیا، وہ دارالعلوم دیوبند جیسے مہتم بالشان تعلیمی ادارہ کے مہتمم
اور اپنے عہد کے سرگروہ علماء میں تھے، اور دین وشریعت کے معاملہ
میں ان کا بڑا وزن تسلیم کیا جاتا تھا، ان ہی کے ساتھ ملک کے مقتدر

www.abulhasanalinadwi.org

شرعی ادارہ امارت شرعیہ بہار واڑیسہ کے امیر جناب مولانا منت اللہ رحمانی صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) سکریٹری جنرل قرار پائے، ان کا بھی اچھا علمی وقار اور علماء دین کے درمیان ان کا بھی وزن تھا، بورڈ کو ہندوستانی مسلمانوں کے تمام طبقوں اور مسلکوں کا تعاون وحمایت حاصل ہوئی، یہ مسلمانوں کے لئے بڑی فال نیک تھی کہ ان کے مشترک مذہبی مقصد کے لئے ان کا متحدہ پلیٹ فارم بن جائے ، یہ اللہ تعالی کی طرف سے ملت اسلامیہ ہندیہ کے لئے خاص انعام تھا، یہ انعام الحمدللہ تاحال جاری ہے۔

مسلمانان ہند کے پرسنل لا کی حفاظت ودفاع کے اس مشترک اور متحدہ پلیٹ فارم نے اپنے قیام کے وقت سے ہی دستوری اور جمہوری طریقوں سے اپنا کام شروع کیا، ان کے اس سنجیدہ اور علمی مزاج کے حامل پلیٹ فارم کے لئے اس سیکولر ملک ہندوستان میں اختیار کرنے کا یہی زیادہ موزوں اور نتیجہ خیز طریقہ تھا، کیونکہ یہاں کے مسلمان ملک کی ایسی اقلیت ہیں جو اپنے سے کئی گنا تعداد کی اکثریت کے درمیان رہتے ہیں، ایسی صورت میں افہام وتفہیم اور دستوری حقوق کے حوالہ سے کوشش زیادہ کارآمد طریقہ تھا، چنانچہ بورڈ نے اولاً تمام مسلمانان ہند کو اس مشترک مقصد کے لئے متحد رکھنے اور ان میں اس مقصد کی اہمیت اور ضرورت کا احساس پیدا کرنے پر توجہ دی، پھر حکومت کے پالیسی ساز ذمہ داروں کو اپنے مقصد کے برسرحق ہونے، نیز امت اسلامیہ کے لئے اس سے دست برداری کے ناقابل عمل

www.abulhasanalinadwi.org

ہونے کو باور کرانے کی سنجیدہ اور ٹھوس کوششیں کیں۔

بورڈ کی ان دو طرفہ کوششوں کا خاطر خواہ فائدہ ہوا، اور ملک کے غیر مسلم دانشور طبقہ کے سنجیدہ افراد نے اس کی اہمیت کو محسوس کیا، اور تائید بھی کی، لیکن اکثریتی مذہب کے ایک حلقہ نے اس کی اہمیت کو محسوس نہیں کیا، اور یکساں سول کوڈ کو زیادہ اہمیت کا مسئلہ قرار دیا، اور یہ بات اس حد تک پہونچی کہ بورڈ نے اپنی کوشش کے صرف ۱۲ سال گذارے تھے کہ اپریل ۸۵ء میں ایک مسلمان جوڑے شاہ بانو بیگم اور ان کے شوہر محمد احمد خاں کے درمیان طلاق کا مسئلہ پیش آیا جس نے جھگڑے کی شکل اختیار کی، اور مسئلہ سپریم کورٹ تک پہونچا جہاں اس کے چیف جسٹس چندر چوڑ صاحب کا ذہن یکساں سول کوڈ کا تھا، چنانچہ انہوں نے ایک قانونی نکتہ کو بنیاد بنا کر اس مقدمہ میں طلاق کے اسلامی حکم کے برخلاف فیصلہ دیا۔

اس فیصلہ نے مسلمانوں کے لئے اس خطرہ کو حقیقت بنا دیا جس سے شریعت اسلامیہ کو محفوظ رکھنے کی کوششیں کی جارہی تھیں، اور چونکہ فیصلہ عدالت علیا کا تھا اس لئے دیگر کسی عدالت میں اس کو چیلنج نہیں کیا جاسکتا تھا، اب گنجائش صرف یہ رہ جاتی تھی کہ ملک کے قانون ساز ادارہ پارلیمنٹ کی طرف رجوع کیا جائے جس کے لئے ارکان پارلیمنٹ کے دو تہائی ارکان پر اثر رکھنے والی پارٹی اور خاص طور پر اس کے سربراہ کو مطمئن کرنے کی ضرورت تھی، چنانچہ بورڈ نے اس کے لئے بہت سمجھداری، حکمت اور افہام و تفہیم کا طریقہ اختیار کیا، بورڈ کے

www.abulhasanalinadwi.org

صدر مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ اس واقعہ سے دو سال قبل ۱۷ / جولائی ۱۹۸۳ء کو انتقال کر چکے تھے، ان کی وفات کے بعد بورڈ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی (رحمۃ اللہ علیہ) کی صدارت میں تھا، علمی و ملکی دونوں سطح پر مولانا رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مقام تھا جس کو حکومت کے حلقہ میں بھی محسوس کیا جاتا تھا، چنانچہ وہ اور اس کے لائق جنرل سکریٹری مولانا منت اللہ رحمانیؒ دونوں نے دانشمندی اور افہام و تفہیم کی اپنی علمی قابلیت سے اس وقت کے وزیر اعظم راجیو گاندھی کو اسلامی قانون طلاق کو لائق اعتماد ماننے پر راضی کر لیا، اور اس کی بنیاد پر وزیر اعظم صاحب نے پارلیمنٹ میں ایک ترمیمی بل لاکر اسلامی قانون طلاق کو دستوری حیثیت دیدی۔ اس طرح اس خطرہ کو جو سپریم کورٹ کے جج کے فیصلہ سے اسلامی قانون کے سر پر لٹکتی ہوئی تلوار کے مانند تھا، بے اثر کر دیا۔

بورڈ کا یہ ایسا کارنامہ تھا جس کی اہمیت کا صحیح اندازہ اس وقت کے حالات و امکانات کو سامنے رکھتے ہوئے ہی کیا جا سکتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس وقت اگر چہ ملک کی اکثریت اور پارلیمنٹ کے بیشتر ارکان اس طرح کے ترمیمی بل لانے کے حامی نہ تھے پھر بھی وزیر اعظم جو غیر مسلم تھے اس حد تک مسلمانوں کے کاز کے حامی بن جائیں کہ سب کی مخالفت کے باوجود ترمیم منظور کرالیں، یہ ایک نہایت غیر معمولی واقعہ تھا۔ بورڈ نے اپنے اس کارنامہ کے ذریعہ ملک میں بڑی اہمیت حاصل کر لی، اور اس کے وقار میں بیحد اضافہ ہوا، اور سب نے

www.abulhasanalinadwi.org

یہ محسوس کیا کہ اس مشکل ترین کارنامہ میں بورڈ کے ذمہ دار ارکان کی کوششوں اور خاص طور پر صدر بورڈ اور جنرل سکریٹری کے سر سہرا رہا۔

بورڈ نے اپنی اس اہمیت و شہرت کے ساتھ شریعت اسلامی کی حفاظت و دفاع کا کام جاری رکھا، اس درمیان میں یکے بعد دیگرے اس کی دونوں اہم شخصیتیں اس دنیا سے رخصت ہوئیں، اور بورڈ نئے قائدین ۱۹۹۱ء میں مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ کی وفات پر مولانا سید نظام الدین صاحب، بطور جنرل سکریٹری، اور ۱۹۹۹ء میں اس کے صدر حضرت مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندویؒ کی وفات پر مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحبؒ، بطور صدر، کی رہبری میں آگیا، یہ دونوں حضرات اپنی اپنی جگہ پر اپنے نئے منصبوں پر آنے سے قبل ہی سے بورڈ کے مزاج سے پوری طرح واقف اور اس کی سابقہ کارکردگیوں میں برابر شریک رہے تھے، چنانچہ وہ اس بات کے مستحق تھے کہ بورڈ کے اعلیٰ منصبوں میں خلاء پیدا ہونے پر ان سے اس خلاء کو پُر کیا جائے۔

بورڈ کی ذمہ داریوں کو یہ دونوں حضرات بطریق احسن انجام دینے کا فریضہ انجام دیتے رہے، دونوں حضرات بورڈ کے اولین روح رواں اور جنرل سکریٹری مولانا منت اللہ رحمانی صاحبؒ امیر شریعت بہار واڑیسہ کے خاص تربیت یافتہ اور معاون بھی رہے تھے، ان میں سے مولانا نظام الدین صاحب امارت شرعیہ کی نظامت کے ذمہ دار تھے اور مولانا مجاہد الاسلام صاحبؒ امارت شرعیہ کے قاضی القضاۃ تھے، ان کو قوانین شریعت پر عبور بھی حاصل تھا، اور وہ استدلال و تفہیم کی اچھی

www.abulhasanalinadwi.org

صلاحیت کے مالک بھی تھے، افسوس ہے کہ ان کو بورڈ کی صدارت کی ذمہ داری کی انجام دہی کی مدت صرف دو سال کی ہی مل سکی، اور وہ ایک طویل علالت کے نتیجہ میں اس دنیا سے رخصت ہوکر بورڈ کی قیادت میں ایک خلاء چھوڑ گئے۔ ہم سب کی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ بورڈ کے خالی ہونے والے اس عالی منصب کے لئے جو مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمیؒ کی وفات سے ہوا ہے موزوں شخصیت مہیا فرمادے۔

حضرات! مولانا قاضی مجاہد الاسلام صاحب قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحۂ ارتحال ملک کے ان حالات میں ہوا جن میں ملت کو اہم مسائل درپیش تھے جن میں ان کی بڑی ضرورت تھی، انہوں نے صدر ہونے کے بعد بورڈ کے کام کو ترقی دینے کی کوشش کی، قوانین شرعیہ پر بورڈ کی طرف سے جو کام انجام دیا جارہا تھا، وہ ان کی توجہ سے تکمیل تک پہونچا، نیز اسلامی قانون شریعت کے خلاف بعض عدالتوں میں جو بعض فیصلے وقتاً فوقتاً ہوئے ان کو عدالت میں چیلنج کرنے کا کام بھی اچھا انجام پاتا رہا، مسلمانوں کے شرعی مسائل میں آپسی جھگڑوں کو مسلمانوں کے اپنے ملی دائرے ہی میں حل کرنے کے لئے دار القضاء قائم کرنے اور چلانے کا کام بھی ہوا، ہم سب مرحوم صدر کی خدمات کو خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، اور دعاء کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ملی کوششوں کی بہترین جزاء عطاء فرمائے۔

حضرات! مسلمانوں کا اسلامی تشخص اور ان کی اسلامی شریعت

www.abulhasanalinadwi.org

پر عمل یہ ان کی ایسی ضرورت ہے کہ اگر اس میں رکاوٹ پڑتی ہے تو مسلمانوں کا بحیثیت مسلمان وجود باقی نہ رہ سکے گا، اور مسلمانوں کے لئے مسلمان کا عنوان ایک لفظ غلط بنکر رہ جائے گا، اس لئے جس طرح ہم اپنی اقتصادی ضرورتوں اور اپنے مادی تقاضوں کی فکر کرتے ہیں ہم کو اپنی شریعت کی حفاظت اور اس پر عمل کی رکاوٹوں کو دور کرنے کی فکر کا فریضہ بھی انجام دینا ضروری ہے، ہم کو اس کے لئے بورڈ کی طرف سے جو جد و جہد ہو رہی ہے اس کے ساتھ پورا تعاون کرنا ہوگا۔

حضرات! ہندوستان میں مسلم پرسنل لا پر عمل کرنے میں رکاوٹ پیدا کئے جانے یا اس کو ملک کی اکثریت کے پرسنل لا میں تبدیل کئے جانے کے خطرہ کو دور کرنے کے لئے بورڈ کی طرف سے جو کوششیں ہوئیں اور بورڈ نے اس مقصد کو کامیاب طریقہ سے انجام دیا، یہ بڑا قابل قدر کام انجام پایا، کیونکہ اس کائنات کے مالک نے انسانوں کے لئے جو ضابطۂ زندگی اپنی کتاب کے ذریعہ اور اپنے رسول (ﷺ) کے ذریعہ مقرر فرمایا ہے، اس کے مقرر فرمانے کے ساتھ یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس ضابطہ پر عمل کرنا بھی لازمی ہے، اور مسلمان کے لئے اس کے خلاف کرنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی گئی، فرمایا: ﴿ و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الكافرون ﴾ (المائدة : ۴۴) (ترجمہ: اور جنہوں نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ کفر کرنے والے ہیں) نیز فرمایا: ﴿ و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الظالمون ﴾ (المائدة : ۴۵)

www.abulhasanalinadwi.org

(ترجمہ: اور جنہوں نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ بڑے غلط کار و خطا کار ہیں) مزید فرمایا: ﴿ و من لم يحكم بما أنزل الله فأولئك هم الفاسقون ﴾ (المائدة : ٤٧) (ترجمہ: اور جنہوں نے اس کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا وہ برا اور ذلیل کام کرنے والے ہیں) اور فرمایا: ﴿ فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في أنفسهم حرجاً مما قضيت ، و يسلموا تسليماً ﴾ (النساء : ٦٥) (ترجمہ: اور یہ بات ضروری و قطعی ہے کہ لوگ صاحب ایمان نہیں ہوں گے جب تک کہ وہ ان معاملات میں جن میں ان کے آپس میں جھگڑا ہو آپ کو فیصلہ کرنے والا نہ بنائیں، پھر آپ جو فیصلہ دیدیں اس فیصلہ کے سلسلہ میں اپنے دلوں میں کوئی تردد بھی محسوس نہ کریں، اور اس فیصلہ کو بالکل مان لیں) نیز فرمایا: ﴿ و ما آتاكم الرسول فخذوه ، و ما نهاكم عنه فانتهوا ﴾ (الحشر : ٧) (ترجمہ: اور جو کچھ تم کو رسول دیدیں (یعنی رائے یا حکم دیں) اس کو لے لو (یعنی قبول کرو) اور جس بات سے تم کو منع کردیں اس سے باز آجاؤ)۔

لہذا مسلمان کے لئے اس کی گنجائش ہی نہیں کہ وہ اپنے خالق اور رب کے دیئے ہوئے قانون کے بجائے کسی دوسرے قانون کو قبول کرے، اس کو بہر حال اس بات کو یقینی سمجھنا اور بنانا ہے کہ خدائی قانون پر اس کے عمل کرنے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، اور الحمد للہ اس کام

www.abulhasanalinadwi.org

کو قانونی دائرہ میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے بخوبی انجام دیا، لیکن اس کے ساتھ یہ بھی بہر حال ضروری ہے کہ مسلمان کا اس پر واقعی عمل بھی ہو، اس کی بھی پوری فکر کی ضرورت ہے، خاص طور پر اس لئے بھی کہ اس ملک کا مسلمان جس ماحول میں رہتا ہے وہ مختلف مذاہب کا ماحول ہے، اور اس میں اکثریت غیر اسلامی ہے جو قرآن کے بتائے ہوئے قانون کو نہیں تسلیم کرتی، اور اس کے اپنے خود ساختہ قوانین ورسم ورواج ہیں۔ ان مذہبوں کے رسم ورواج سے متاثر ہو کر کچھ مسلمان شریعت اسلامی کے خلاف عمل کے مرتکب ہوتے ہیں، اس لئے پرسنل لا کی حفاظت کا یہ پہلو بھی بہت اہم ہے کہ مسلمانوں کو اس پر واقعتاً عمل کرنے کی پابندی کی تاکید کی جائے، اور اس کے لئے ضروری وسائل اختیار کئے جائیں، چنانچہ بورڈ نے اس سلسلہ میں اصلاح معاشرہ کے کام کو اپنا موضوع بنایا اور اسی کے ساتھ اس سلسلہ میں لاعلمی دور کرنے اور شریعت کا حکم بتانے کے لئے مختلف علاقوں میں دار القضاء قائم کئے، تاکہ عائلی معاملات میں مسلمانوں کے آپسی اختلافات عام حالات میں ان دار القضاؤں کے ذریعہ حل کئے جائیں، اور ان کے جھگڑے خود ان کے اپنے شرعی ذرائع سے فیصل ہو جائیں۔

یہ دونوں کام آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کے فرائض کا اہم جزء بنے، اور ان کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا، اور ان کے لئے کوشش کی گئی جو برابر جاری ہے، اس کوشش کو مزید وسیع اور قوی بنانے کی ضرورت ہے،

www.abulhasanalinadwi.org

کیونکہ یہ مسئلہ بھی حکومت و عدالت سے مسلم پرسنل لا کی حفاظت کی ضمانت حاصل کرنے کی کوشش سے کم ضروری نہیں ہے، تاکہ ہماری بے عملی و بدعملی غیروں کی نظروں میں ہماری شریعت اسلامی کے ضروری ہونے کے خلاف دلیل نہ بنے، چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اولاً مسلمانوں کو یہ باور کرائیں کہ ان کے اسلام و ایمان کی تکمیل بغیر اس کے نہیں ہوتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے قانون کی پابندی کریں، اپنے مسائل میں وہ یہ ضرور معلوم کریں کہ شریعت کا کیا حکم ہے، اور پھر اس پر عمل کریں، خواہ اس میں ان کا مادی نقصان ہی ہو، کیونکہ مادی نقصان کی حد اسی دنیاوی زندگی میں ہے، لیکن دینی نقصان کی حد تو آخرت میں دور تک گئی ہے، اور قرآن مجید میں صاف وصریح طریقہ سے واضح کیا گیا ہے کہ بغیر اس کے اسلام و ایمان مکمل نہیں ہوتا، چنانچہ مسلمانوں کو شریعت پر عمل کرنے میں کوتاہی کے انجام بد کی طرف صاف طریقہ سے متوجہ کرنا چاہئے، اور ان کو ان رسموں اور رواجوں سے باز رکھنے کی پوری کوشش کرنا چاہئے جو ان کو اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے حکموں سے روگردانی میں مبتلاء کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم میں سے ہر شخص کو اولاً اپنے ذاتی اور خاندانی دائرہ میں اپنے رویہ کا جائزہ لینا چاہئے کہ اس کے یہاں اس پر کتنا عمل ہے؟، اور اپنے عائلی دائرہ میں شریعت اسلامی کی ہدایات پر عمل کرنے کا اپنے کو اور اپنے متعلقین کو پابند بنانا چاہئے، تاکہ ہم دوسروں کو جب متوجہ کریں یا غیروں کے سامنے اپنی شریعت کی

www.abulhasanalinadwi.org

اہمیت رکھیں تو ہماری بات کا وزن ہو، افسوس کی بات ہے کہ خدا کے قانون پر خود عمل کرنے میں کوتاہی مسلمانوں کی زندگی میں اس زمانہ میں خاصی راہ پاتی جارہی ہے، اور یہ بہت خراب علامت ہے، اس کوتاہی کا ایک دوسرا سخت نقصان یہ ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی ناراضی ہے اور اس کی وجہ سے ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم ہوسکتے ہیں، اور اللہ کی پکڑ میں مبتلاء ہوسکتے ہیں۔ مسلمانوں کو اس وقت جن خطرات ومصائب سے گذرنا پڑرہا ہے کیا عجب کہ وہ ان ہی کوتاہیوں کا نتیجہ ہو، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿ وما أصابكم من مصيبة فبما كسبت أيديكم، ويعفو عن كثير ﴾ (الشوری: ۳۰) (ترجمہ: اور جو مصیبت تم کو پہونچی ہے وہ خود تمہارے ہاتھوں کا کرتوت ہے، اور بہت سی باتوں میں اللہ تعالیٰ معاف بھی کردیتا ہے)۔

"خود تمہارے ہاتھوں کا کرتوت" کا مطلب ہماری زندگی کے وہ اعمال بھی ہیں جو خدا کی ناراضی لانے والے ہیں، اور وہ مصیبتوں کو لاتے ہیں۔

حضرات! ہماری یہ کوشش بھی بھرپور ہونا چاہئے کہ ہم اپنے معاشرہ کو خدا کے بھیجے ہوئے احکام کی خلاف ورزی سے زیادہ سے زیادہ محفوظ بنائیں، اور اس کے لئے اصلاح معاشرہ کے کام کو بہت اہمیت دینا چاہئے۔

ہمارا مسلم پرسنل لا کا یہ بورڈ اگر مسلم پرسنل لا کے ان دونوں

www.abulhasanalinadwi.org

پہلو دن یعنی مسلم پرسنل لا کو تبدیلی سے بچانے کی فکر وانتظام، اور اس پر مسلم سوسائٹی کو عمل کرنے کا پابند بنانے کی فکر واہتمام پر پوری توجہ دے تو وہ اپنی اصل ذمہ داری کو پورا کرے گا، اور یہی اس کا اصل موضوع ہے۔ اور اس نے اپنی تیس سالہ تاریخ میں اپنی جد و جہد کا اسی کو مرکزی موضوع بنایا ہے، اور اس کام کو گروہی عصبیت اور جماعتی سیاست سے اپنے کو بلند رکھتے ہوئے انجام دیا ہے، اسی وجہ سے یہ مسلمانوں کا متفقہ پلیٹ فارم بنا ہے، ہم کو اس کا بھی پورا اہتمام رکھنا ہے کہ اس کا یہ امتیاز قائم رہے، اس کے لئے بورڈ کے ذمہ داروں کو یہ لحاظ رکھنا ہے کہ ان کی جماعتی وابستگیاں بورڈ پر اثر انداز نہ ہوں، نیز ایسے مسائل میں الجھنے سے بھی بچنا ہے جو بورڈ کے اپنے طے کردہ دائرۂ عمل کے اندر ٹھیک سے نہیں سماتے۔ ہندوستانی مسلمانوں کے مسائل یوں تو بہت ہیں، اور متنوع قسم کے ہیں، لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ بورڈ کے لئے ان سب مسائل کی خصوصی فکر کرنے کی ذمہ داری دشوار اور اس کے اصل کام میں حارج ہے، اس سے اس کے اصل موضوع کی فکر میں کمی واقع ہوسکتی ہے، ان دیگر موضوعات کے معاملات کی فکر کرنے کے لئے مسلمانوں کی دیگر متعدد جماعتیں موجود ہیں، وہ ان کا حق ادا کرنے کے کام کو زیادہ فکر و دلچسپی سے کرسکتی ہیں، اس طرح بورڈ کی طرف سے اپنے اصل کام کے علاوہ دیگر مختلف انداز کے کاموں کی طرف کسی خاص توجہ دہی کی ضرورت نہیں رہتی، بورڈ کی اپنی الگ خصوصیت اور مسلمانوں کے متفقہ مسئلہ میں مسلمانوں کی متفقہ نمائندگی

www.abulhasanalinadwi.org

کی صفت برقرار رہتی ہے۔

حضرات ! بورڈ کا یہ سولہواں عمومی اجلاس ہے، جس کا آغاز آج ہو رہا ہے، اس کے سامنے اولین مسئلہ اس کے صدر کے انتقال سے خالی ہونے والے منصب کے لئے کسی نئے موقر وموزوں شخص کا انتخاب ہے، جو آپ حضرات بورڈ کی ضرورت اور اس منصب کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے کریں گے۔ اس طرح بورڈ اپنے جنرل سکریٹری اور صدر کی رہبری میں اپنی ذمہ داریوں کو حسب سابق اپنے باوقار اور فعال انداز میں جاری رکھے گا۔

ہم سب اس کے لئے دعاء گو ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور توفیق وقبولیت سے نوازے، آمین۔

و آخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔

والسلام

محمد رابع حسنی ندوی

ناظم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

ورکن عاملہ آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ

۲۱/جون ۲۰۰۲ء

www.abulhasanalinadwi.org